سورہ نمبر
(۳۲)

سُورَةُ السَّجدَة

مع کنز الایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُورَۃُ السَّجدَۃِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عشا و مغرب کے درمیان تبارک الذی بیدہ الملک (سورہ ملک) اور الم تنزیل السجدۃ (سورہ سجدہ) پڑھی اس نے گویا شب قدر عبادت میں گزاری۔

(در منثور ص:۱۷۰، ج:۵، ابن مردویہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورۂ سجدہ اور سورۂ ملک پڑھے بغیر آرام نہیں فرماتے تھے۔ (ایضا دارمی، ترمذی، ص:۱۱۳، ج:۲، نسائی، حاکم وابن مردویہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی رات سورۂ سجدہ، یٰسٓ، اقتربت الساعۃ اور سورۂ ملک پڑھے گا یہ اس کے لیے نور ہوں گی اور شیطان سے بچاؤ کا سامان ہوں گی اور اس کے درجے قیامت تک بلند ہوتے رہیں گے۔ (ایضا ابن مردویہ)

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور

سورۃ السجدۃ مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝	ثلثون اٰیۃ وثلث رکوعات
سورہ سجدہ مکی ہے	(اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱۵)	اس میں ۳۰ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

الٓمّٓ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

کتاب کا اتارنا ف۱۶ بے شک پروردگار عالم کی طرف سے ہے کیا کہتے ہیں ف۱۷

ف۱۵ سورۂ سجدہ مکیہ ہے سوا تین آیتوں کے جو اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں تیس آیتیں اور تین سو اسی کلمے اور ایک ہزار پانچ سو اٹھارہ حرف ہیں ف۱۶ یعنی قرآن کریم کا معجز کرکے اس طرح کہ اسکے مثل ایک سورت یا چھوٹی سی عبارت بنانے سے تمام فصحاء و بلغاء عاجز رہ گئے ف۱۷ مشرکین کہ یہ کتاب مقدس۔

أَفْتَرَاهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَاهُم مِّن نَّذِيرٍ
انکی بنائی ہوئی ہے ف۱ بلکہ وہی حق ہے تمہارے رب کی طرف سے کہ تم ڈراؤ ایسے لوگوں کو جنکے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر

مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝٣ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ
سنانے والا نہ آیا ف۲ اس امید پر کہ وہ راہ پائیں اللہ ہے جس نے آسمان اور

الْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ
زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوا فرمایا ف۳

مَا لَكُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۝٤ يُدَبِّرُ
اس سے چھوٹ کر تمہارا کوئی حمایتی نہ سفارشی ف۴ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے کام کی

الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ
تدبیر فرماتا ہے آسمان سے زمین تک ف۵ پھر اسی کی طرف رجوع کرے گا ف۶ اس دن کہ جس کی مقدار

أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝٥ ذَٰلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ
ہزار برس ہے تمہاری گنتی میں ف۷ یہ ف۸ ہے ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت

الرَّحِيمُ ۝٦ الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۖ وَبَدَأَ خَلْقَ
و رحمت والا وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی ف۹ اور پیدائش

الْإِنسَانِ مِن طِينٍ ۝٧ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِن سُلَالَةٍ مِّن مَّاءٍ
انسان کی ابتدا مٹی سے فرمائی ف۱۰ پھر اس کی نسل رکھی ایک بے قدر پانی کے خلاصہ سے

مَّهِينٍ ۝٨ ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِن رُّوحِهِ ۖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ
ف۱۱ پھر اسے ٹھیک کیا اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی ف۱۲ اور تمہیں کان

وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝٩ وَقَالُوا أَإِذَا
اور آنکھیں اور دل عطا فرمائے ف۱۳ کیا ہی تھوڑا حق مانتے ہو اور بولے ف۱۴ کیا جب

ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۚ بَلْ هُم بِلِقَاءِ
ہم مٹی میں مل جائیں گے ف۱۵ کیا پھر نئے بنیں گے بلکہ وہ اپنے رب کے

رَبِّهِمْ كَافِرُونَ ۝١٠ قُلْ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ
حضور حاضری سے منکر ہیں ف۱۶ تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے ف۱۷

ف۱ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

ف۲ ایسے لوگوں سے مراد زمانۂ فترت کے لوگ ہیں وہ زمانہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت تک تھا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول نہیں آیا

ف۳ جیسا استوا کہ اسکی شان کے لائق ہے

ف۴ یعنی اے گروہ کفار جب تم اللہ تعالیٰ کی راہ رضا اختیار نہ کرو اور ایمان نہ لاؤ تو نہ تمہیں کوئی مددگار ملے گا جو تمہاری مدد کر سکے نہ کوئی شفیع جو تمہاری شفاعت کرے

ف۵ یعنی دنیا کے قیامت تک ہونے والے کام بھی اپنے حکم و امر اور اپنے قضا و قدر سے

ف۶ امر و تدبیر فنائے دنیا کے بعد

ف۷ یعنی ایام دنیا کے حساب سے اور وہ دن روز قیامت ہے روز قیامت کی درازی بعض کافروں کیلئے ہزار برس کے برابر ہوگی اور بعض کیلئے پچاس ہزار برس کے برابر جیسے کہ سورۂ معارج میں ہے تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ اور مومن پر یہ دن ایک نماز فرض کے وقت سے بھی ہلکا ہوگا جو دنیا میں پڑھتا تھا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا

منزل ۵

ف۸ خالق مدبر جل جلالہ

ف۹ حسب اقتضائے حکمت بنائی ہر جاندار کو وہ صورت دی جو اس کیلئے بہتر ہے اور اسکو ایسے اعضا عطا فرمائے جو اس کے معاش کے لیے مناسب ہیں

ف۱۰ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے بنا کر

ف۱۱ یعنی نطفہ سے

ف۱۲ اور اسکو بے حس بے جان ہونے کے بعد حساس اور جان دار کیا

ف۱۳ تاکہ تم سنو اور دیکھو اور سمجھو

ف۱۴ منکرین بعث

ف۱۵ اور مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے اجزا مٹی سے ممتاز نہ رہیں گے

ف۱۶ یعنی موت کے بعد اٹھنے اور زندہ کیے جانے کا انکار کر کے وہ اس انتہا تک پہنچے ہیں کہ عاقبت کے تمام امور کے منکر ہیں حتی کہ رب کے حضور حاضر ہونے کے بھی

ف۱۷ اس فرشتہ کا نام عزرائیل ہے علیہ السلام وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحیں قبض کرنے پر مقرر ہیں اپنے کام میں کچھ غفلت نہیں کرتے جس کا وقت آجاتا ہے بے درنگ اسکی روح قبض کر لیتے ہیں مروی ہے کہ ملک الموت کے لیے دنیا مثل کف دست کر دی گئی ہے تو وہ مشارق و مغارب کی مخلوق کی روحیں بے مشقت اٹھا لیتے ہیں اور رحمت و عذاب کے بہت فرشتے ان کے ماتحت ہیں۔

ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا

پھر اپنے رب کی طرف واپس جاؤ گے ف۱ اور کہیں تم دیکھو جب مجرم ف۲ اپنے

رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ

رب کے پاس سر نیچے ڈالے ہوں گے ف۳ اے ہمارے رب اب ہم نے دیکھا ف۴ اور سنا ف۵ ہمیں پھر بھیج کہ نیک کام کریں

صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَ

ہم کو یقین آگیا ف۶ اور اگر ہم چاہتے ہر جان کو اسکی ہدایت عطا فرماتے ف۷

لٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

مگر میری بات قرار پاچکی کہ ضرور جہنم کو بھر دونگا ان جنوں اور آدمیوں

اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَ

سب سے ف۸ اب چکھو بدلا اسکا کہ تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے تھے ف۹ ہم نے تمھیں چھوڑ دیا

ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا

ف۱۰ اب ہمیشہ کا عذاب چکھو اپنے کیے کا بدلا ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ

ہیں کہ جب وہ اُنھیں یاد دلائی جاتی ہیں سجدہ میں گر جاتے ہیں ف۱۱ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اسکی پاکی بولتے

لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ السجدة تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ

ہیں اور تکبر نہیں کرتے اُنکی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے ف۱۲ اور اپنے رب کو پکارتے ہیں

خَوْفًا وَّطَمَعًا ؗ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِيَ لَهُمْ

ڈرتے اور امید کرتے ف۱۳ اور ہمارے دیے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک انکے لیے چھپا

مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ

رکھی ہے ف۱۴ صلہ اُن کے کاموں کا ف۱۵ تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا

كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ

ہو جائے گا جو بے حکم ہے ف۱۶ یہ برابر نہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اُنکے لیے

جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا

بسنے کے باغ ہیں انکے کاموں کے صلہ میں مہمانداری ف۱۷ رہے وہ جو بے حکم ہیں ف۱۸

ع ۱۱ ۱۴

ف۱ اور حساب و جزا کے لیے زندہ کرکے اُٹھائے جاؤ گے

ف۲ یعنی کفار و مشرکین

ف۳ اپنے افعال و کردار سے شرمندہ و نادم ہوکر اور عرض کرتے ہونگے

ف۴ مرنے کے بعد اُٹھنے کو اور تیرے وعدہ وعید کے صدق کو جنکے ہم دنیا میں منکر تھے

ف۵ تجھ سے تیرے رسولوں کی سچائی کو تو اب دنیا میں

ف۶ اور اب ہم ایمان لے آئے لیکن اسوقت کا ایمان لانا اُنھیں کچھ کام نہ دے گا

ف۷ اور اسپر ایسا لطف کرتے کہ اگر وہ اسکو اختیار کرتا تو راہ یاب ہوتا لیکن ہم نے ایسا نہ کیا کیونکہ ہم کافروں کو جانتے تھے کہ وہ کفر ہی اختیار کرینگے

ف۸ جنھوں نے کفر اختیار کیا اور جب وہ جہنم میں داخل ہونگے تو جہنم کے خازن اُن سے کہیں گے

ف۹ اور دنیا میں ایمان نہ لائے تھے

ف۱۰ عذاب میں اب تمھاری طرف التفات نہ ہوگا

ف۱۱ تواضع اور خشوع سے اور نعمت اسلام پر شکر گزاری کے لیے

ف۱۲ یعنی خواب و استراحت کے بستروں سے اُٹھتے ہیں اور اپنے راحت و آرام کو چھوڑتے ہیں

منزل ۵

ف۱۳ یعنی اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اس کی رحمت کی اُمید کرتے ہیں یہ تہجد ادا کرنے والوں کی حالت کا بیان ہے **شانِ نزول** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ہم انصاریوں کے حق میں نازل ہوئی کہ ہم مغرب پڑھکر اپنی قیام گاہوں کو واپس نہ آتے تھے جبتک کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء نہ پڑھ لیتے

السجدة ۹

ف۱۴ جس سے وہ راحتیں پائیں گے اور انکی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی

ف۱۵ یعنی اُن طاعتوں کا جو اُنھوں نے دنیا میں ادا کیں

ف۱۶ یعنی کافر سے **شانِ نزول** حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ولید بن عُقبہ بن اَبی مُعَیط کسی بات میں جھگڑ رہا تھا دوران گفتگو میں کہنے لگا خاموش ہو جاؤ تم لڑکے ہو میں بوڑھا ہوں میں بہت زبان دراز ہوں میری نوک سنان تم سے زیادہ تیز ہے میں تم سے زیادہ بہادر ہوں میں بڑا اچھا سوار ہوں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا چپ تو فاسق ہے مراد یہ تھی کہ جن باتوں پر تو ناز کرتا ہے انسان کیلیے انمیں سے کوئی قابل مدح نہیں انسان کا فضل و شرف ایمان و تقویٰ میں ہے جسے یہ دولت میسر نہیں وہ انتہا کا رذیل ہے کافر مومن کے برابر نہیں ہو سکتا اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی ف۱۷ یعنی مومنین صالحین کی جنت ماویٰ میں عزت و اکرام کے ساتھ مہمانداری کیجائے گی ف۱۸ نافرمان کافر ہیں۔

وقف غفران

فَمَأْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِيْدُوْا
اُن کا ٹھکانا آگ ہے جب کبھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے پھر اُسی میں پھیر دیے جائیں گے
فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٠﴾
اور اُنسے فرمایا جائے گا چکھو اس آگ کا عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے
وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ
اور ضرور ہم اُنھیں چکھائیں گے کچھ نزدیک کا عذاب ف۱ اس بڑے عذاب سے پہلے ف۲ جسے دیکھنے
يَرْجِعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ
والا اُمید کرے کہ ابھی باز آئینگے اور اس سے بڑھکر ظالم کون جسے اسکے رب کی آیتوں سے نصیحت کی گئی پھر اُس نے اُنسے منھ پھیر لیا ف۳
اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿٢٢﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
بیشک ہم مجرموں سے بدلا لینے والے ہیں اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب ف۴
فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٣﴾
عطا فرمائی تو تم اسکے ملنے میں شک نہ کرو ف۵ اور ہم نے اُسے ف۶ بنی اسرائیل کے لیے ہدایت کیا
وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ وَكَانُوْا
اور ہم نے اُن میں سے ف۷ کچھ امام بنائے کہ ہمارے حکم سے بتاتے ف۸ جبکہ اُنھوں نے صبر کیا ف۹ اور وہ ہماری
بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
آیتوں پر یقین لاتے تھے بیشک تمہارا رب اُن میں فیصلہ کردے گا ف۱۰ قیامت کے دن
فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا
جس بات میں اختلاف کرتے تھے ف۱۱ اور کیا اُنھیں ف۱۲ اس پر ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے
مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ
اُن سے پہلے کتنی سنگتیں ف۱۳ ہلاک کردیں کہ آج یہ اُنکے گھروں میں چل پھر رہے ہیں ف۱۴ بیشک اس میں
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ
ضرور نشانیاں ہیں تو کیا سنتے نہیں ف۱۵ اور کیا نہیں دیکھتے کہ ہم پانی بھیجتے ہیں خشک
اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَ
زمین کی طرف ف۱۶ پھر اس سے کھیتی نکالتے ہیں کہ اس میں سے اُن کے چوپائے اور

ف۱ دنیا ہی میں قتل اور گرفتاری اور قحط و امراض وغیرہ میں مبتلا کرکے چنانچہ ایسا ہی پیش آیا کہ حضور کی ہجرت سے قبل قریش امراض و مصائب میں گرفتار ہوئے اور بعد ہجرت بدر میں مقتول ہوئے گرفتار ہوئے اور سات برس قحط کی ایسی سخت مصیبت میں مبتلا رہے کہ ہڈیاں اور مردار اور کتے تک کھا گئے

ف۲ یعنی عذاب آخرت سے

ف۳ اور آیات میں غور نہ کیا اور انکے وضوح و ارشاد سے فائدہ نہ اُٹھایا اور ایمان سے بہرہ اندوز نہ ہوا

ف۴ یعنی توریت

ف۵ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب کے ملنے میں یا یہ معنی ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ملنے اور انسے ملاقات ہونے میں شک نہ کرو چنانچہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جیسا کہ احادیث میں وارد ہے

ع ١١ ٢ ١٥

ف۶ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یا توریت کو

ف۷ یعنی بنی اسرائیل میں سے

ف۸ لوگوں کو خدا کی طاعت اور اسکی فرمانبرداری اور اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی شریعت کا اتباع توریت کے احکام کی تعمیل اور یہ امام انبیاء بنی اسرائیل تھے یا انبیاء کے متبعین

منزل ٥

ف۹ اپنے دین پر اور دشمنوں کی طرف سے پہونچنے والی مصیبتوں پر فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ صبر کا ثمرہ امامت اور پیشوائی ہے

ف۱۰ یعنی انبیاء میں اور انکی امتوں میں یا مؤمنین و مشرکین میں

ف۱۱ امور دین میں سے اور حق و باطل والوں کو جدا جدا ممتاز کردے گا۔

ف۱۲ یعنی اہل مکہ کو

ف۱۳ کتنی امتیں مثل عاد و ثمود و قوم لوط کے

ف۱۴ یعنی اہل مکہ جب بسلسلہ تجارت شام کے سفر کرتے ہیں تو اُن لوگوں کے منازل و بلاد میں گزرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کے آثار دیکھتے ہیں

ف۱۵ جو عبرت حاصل کریں اور پند پذیر ہوں

ف۱۶ جس میں سبزہ کا نام و نشان نہیں۔

ے سنگتیں۔ قومیں۔

ف۱ چوپائے جو سبزہ اور وہ خود غلہ ف۲ کردہ یہ دیکھکر اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر استدلال کریں اور سمجھیں کہ جو قادر برحق خشک زمین سے کھیتی اگانے پر قادر ہے مردوں کو زندہ کرنا اسکی قدرت سے کیا بعید ف۳ مسلمان کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور فرمانبردار اور نافرمان کو انکے حسب عمل جزا دے گا اس سے انکی مراد یہ تھی کہ ہم پر رحمت و کرم کریگا اور کفار و مشرکین کو عذاب میں مبتلا کرے گا اس پر کافر بطور تمسخر و استہزا کہتے تھے کہ یہ فیصلہ کب ہوگا اسکا وقت کب آئیگا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے ارشاد فرماتا ہے ف۴ جب عذاب الٰہی نازل ہوگا ف۵ توبہ و معذرت کی۔ فیصلہ کے دن سے یا روز قیامت مراد ہے یا روز فتح مکہ یا روز بدر بر تقدیر اول اگر روز قیامت مراد ہو تو ایمان کا نافع نہ ہونا ظاہر ہے کیونکہ ایمان وہی مقبول ہے جو دنیا میں ہو اور دنیا سے نکلنے کے بعد نہ ایمان مقبول ہوگا نہ ایمان لانے کے لیے دنیا میں واپس آنا میسر آئیگا اور اگر فیصلہ کے دن سے روز بدر یا روز فتح مکہ مراد ہو تو معنی یہ ہیں کہ جبکہ عذاب آجائے اور وہ لوگ قتل ہونے لگیں تو حالت قتل میں انکا ایمان لانا قبول نہ کیا جائیگا اور نہ عذاب مؤخر کرکے انھیں مہلت دیجائے چنانچہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو قوم بنی کنانہ بھاگی حضرت خالد بن ولید نے جب انھیں گھیر لیا اور انھوں نے دیکھا کہ اب قتل سر پر آگیا کوئی امید جاں بری کی نہیں تو انھوں نے اسلام کا اظہار کیا حضرت خالد نے قبول نہ فرمایا اور انھیں قتل کر دیا (جمل وغیرہ) ف۶ ان پر عذاب نازل ہونیکا ف۷ بخاری و مسلم شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز جمعہ نماز فجر میں یہ سورت یعنی سورہ سجدہ اور سورہ دہر پڑھتے تھے ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جبتک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سورت اور سورہ تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ پڑھ نہ لیتے خواب نہ فرماتے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سورہ سجدہ عذاب قبر سے محفوظ رکھتی ہے (خازن و مدارک)

اَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ ۝۲۷ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ

وہ خود کھاتے ہیں ف۱ تو کیا انھیں سوجھتا نہیں ف۲ اور کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہوگا اگر تم

صٰدِقِیْنَ ۝۲۸ قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِیْمَانُهُمْ وَ لَا

سچے ہو ف۳ تم فرماؤ فیصلہ کے دن ف۴ کافروں کو انکا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور نہ انھیں

هُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝۲۹ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ انْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝۳۰

مہلت ملے ف۵ تو اُن سے منہ پھیر لو اور انتظار کرو ف۶ بیشک انھیں بھی انتظار کرنا ہے ف۷

ع ۸ ۔ ۱۶

حضرت مسیب بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سورۂ سجدہ اس طرح آئے گی اس کے دو پنکھ ہوں گے وہ اپنی تلاوت کرنے والے اور اس کے مطابق عمل کرنے والے پر سایہ فگن ہوگی اور کہے گی اس کے خلاف کوئی راستہ نہیں اس کے خلاف کوئی سبیل نہیں۔ (یعنی صاحب سورۂ سجدہ کے لیے عذاب کی کوئی صورت نہیں اس کی بخشش ہوتی ہے)۔ (ایضاً ابن ضریس)

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا منجیہ یعنی سورہ سجدہ پڑھو اس لیے کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک شخص اسے پڑھتا تھا اسی سے اسے خاص شغف تھا (جب بھی پڑھتا یہی پڑھتا) اور وہ بہت گنہ گار تھا اس سورہ نے اس کے اوپر اپنا پنکھ پھیلا دیا اور کہا اے پروردگار اس کی مغفرت فرما اس لیے کہ وہ مجھے کثرت سے پڑھتا تھا رب تعالیٰ اس کے حق میں اس سورہ کی شفاعت قبول فرمائے گا اور ارشاد فرمائے گا اس کے لیے ہر گناہ کے عوض ایک نیکی لکھ دو اور اس کا درجہ بلند کردو۔ (ایضاً دارمی)

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور